اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین

فاعتبروا یا اولی الابصار

طوفان عبرت نشاں سونامی............عید قرباں............اور قربانی

گزشتہ ماہ سونامی طوفان نے ایشیا کے ساحلی علاقوں میں قیامت صغری برپا کردی۔ یہ طوفان ایک محتاط اندازے کے مطابق ایک لاکھ افراد کے لئے جان لیوا ثابت ہوا۔ املاک کی تباہی کے اندازے ابھی لگائے جارہے ہیں۔ مختلف جرائد ومجلّات نے اس پر اپنے اپنے تجزیے لکھے ہیں۔ اور عمومی طور پر اس طوفان بلاخیز پر گہرے دکھ اور صدمے کا اظہار کیا ہے۔ بلاشبہ انسانیت کے ناطے دیکھا جائے تو یہ افسوسناک ہونے کے ساتھ ساتھ عبرت کا ایک بڑا پیغام بھی ہے۔

اس طوفان سے متاثرہ علاقوں کے بارے میں متضاد خبریں اور محتاط رویے ہیں، ہمیں اندیشہ ہے کہ یہ کہیں کسی زیرِ آب ایٹمی تجربے کا شاخسانہ نہ ہو، ہمارے ایک قاری کے تجزیے کے مطابق یہ طوفان عذاب سے کم نہیں۔ اور یہ آیا بھی ان علاقوں میں ہے جو ساحلی پٹی کے ساتھ ساتھ ہیں اور جہاں اکثر تفریحی مقامات موجود تھے۔ ہمارے ان قاری کا کہنا ہے کہ ان تفریحی مقامات پر لوگ کس قسم کی تفریح کے لئے آتے تھے اور وہاں کس قسم کی تفریح کا سامان موجود تھا اس کا اندازہ وہاں کے مالی نقصانات کے اعداد وشمار سے ہوتا ہے۔ اور پھر یورپ کے وہ ممالک بشمول امریکہ جو دنیا بھر میں دہشت گردی پھیلانے میں پیش پیش ہیں اور جو دہشت گردی کے نام سے نہتے مسلمانوں کو عراق اور فلسطین میں دہشت زدہ کئے ہوئے ہیں، انہیں سونامی کے طوفان سے ہلاک ہونے والوں کی ہلاکتوں پر بہت زیادہ صدمہ پہنچا ہے، وہ جو خود ہر روز بلاناغہ ہزار پانچ سو کے قتل کے بعد ناشتہ فرماتے ہیں، وہ جنہیں دس بیس ہزار افراد کو موت کی نیند سلانے کا بندوبست کئے بغیر راتوں کو نیند نہیں آتی، ان کی نیندیں سونامی طوفان سے اڑی ہوئی ہیں تو آخر کوئی بات تو اس بے چینی اور قلق کے پیچھے ہے۔ او آئی سی اور عرب مسلم ممالک سے بالخصوص کہا جارہا ہے کہ وہ انسانی ہمدردی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے خزانوں کے منہ سونامی سے متاثرہ افراد کے لئے اسی طرح کھول دیں، جس طرح فراخ دلی سے انہوں نے ان کے مسلم بھائیوں کے لئے اپنی توپوں کے

دہانے کھولے ہوئے ہیں، انسانی ہمدردی کا ڈھنڈورا پیٹنے والے ان مکاران عصر سے کوئی پوچھے کہ خود انہیں عراق و فلسطین میں انسانی ہمدردی کا کتنا خیال ہے ....؟

قارئین کرام:

اگر آپ بھولے نہ ہوں تو جزائر انڈیمان وہی خطہ ہے

جسے کسی زمانہ میں کالا پانی کہا جاتا تھا اور موجودہ انگریزی حکمرانوں کے انگریز آباء واجداد جب ہندوستان پر قابض ہو رہے تھے تو تحریک مزاحمت چلانے والوں کو پکڑ پکڑ کر اسی کالے پانی کی سزا دی جاتی تھی اور جزائر انڈیمان ہی میں رکھ کر تڑپا تڑپا کر مارا جاتا تھا۔ تحریک آزادی کے معروف رہنما مفتی عنایت احمد کاکوروی، مفتی مظہر کریم رحمھما اللہ تعالی کو کالے پانی کی سزا ہوئی ان کے علاوہ بطل حریت حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کو انگریز کے خلاف جہاد کا فتوی دینے اور مسلمانوں کو انگریزی سامراج کے خلاف بغاوت کرنے کی پاداش میں اسی جزیرہ انڈیمان میں نظر بند کیا گیا تھا اور یہیں کی شوریدہ زمین پر آپ نے جام شہادت نوش فرمایا تھا۔

جزیرہ انڈیمان میں ان مسلم زعماء کو جن تکالیف کا سامنا کرنا پڑا اور جن صبر آزما مصیبتوں سے واسطہ پڑا ان کا حال علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے الثورۃ الہندیہ میں ان الفاظ میں کیا ہے:

"............ دریائے شور کے اس جزیرہ کی غذا حنظل سے زیادہ کڑوی، اس کا پانی سانپوں کے زہر سے بڑھ کر ضرر رساں، اس کا آسماں غموں کی بارش کرنے والا، اس کی زمیں آبلہ دار، اس کی کنکریاں بدن کی پھنسیاں اور اس کی ہوا ذلت و خواری کی وجہ سے ٹیڑھی چلنے والی ہے ...."

انڈونیشیا کے جو علاقے زیر آب آئے ہیں اور جن جزائر انڈونیشیا میں تباہی آئی ہے ان میں وہ علاقے بھی شامل ہیں جہاں کچھ ہی عرصہ قبل تیمور کی آزاد عیسائی ریاست قائم کرنے کے لئے مسلم نوجوانوں کو مسجدوں سے اٹھا کر کنٹینروں میں بند کر کے زندہ جلایا گیا تھا۔ **فاعتبروا یا اولی الابصار** ....

خلق خدا کہتی ہے، خدا کی لاٹھی بے آواز ہے اس کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں۔ اللہ تعالی ہم سب کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر طرح کے طوفانوں سے بچائے۔ خدا کے عذاب کا کوڑا جب برستا ہے تو اس اعلان

☆☆☆ میں نے امام شافعی سے زیادہ کسی کو عقل والا نہیں پایا (ابو عبید) ☆☆☆